

## سوال

دوسرے لوگوں کی نظروں کے سبب سے مسلمان کن مشکلات سے دوچار ہیں ؟

## پسندیدہ جواب

الحمد لله.

بعض اوقات مسلمان دوسروں کی نظروں اور اپنے دین پر عمل کرنے کی بنا پر ایذا و تکلیف سے دوچار ہوتے ہیں ، لیکن انہیں جتنی بھی اذیت آئے تکالیف آئیں ان کے لیے کسی بھی صورت میں یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے اندر ہی ذلیل ہوں اور اسلام کو ناپسند کرنا شروع کر دیں ۔

بلکہ وہ تو اس میں صبر کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے لیے اور اس کے راستے میں ہی اسے برداشت بھی کرتے ہوئے اس کے اجر و ثواب کی نیت رکھتے ہیں ۔

ان کے مالک و رب و الہ کا فرمان ہے :

تم نہ توسستی کرو اور نہ ہی غمگین ہو تم ہی غالب رہو گے اگر تم ایمان دار ہو آل عمران ( 139 ) ۔

اور بعض کفار جو کچھ مسلمانوں کے ساتھ کرتے ہیں وہ تین اسباب میں سے ایک سبب کی بنا پر ہے :

یا تو وہ کافر اسلام اور اس کی عظمت سے جاہل ہے اور اسے یہ علم نہیں کہ دین اسلام ہی دین حق ہے تو اس جہالت کی بنا وہ مسلمانوں کو اذیت و تکلیف دیتا ہے ۔

یا پھر اسے یہ علم ہے کہ دین اسلام ہی دین حق ہے لیکن وہ دشمنی و عناد اور تکبر کی بنا پر مسلمانوں کو اذیت دیتا ہے ۔

اور یا پھر اسے اسلام اور مسلمانوں کی فضیلت کا علم ہے لیکن وہ یہ کام اسلام اور مسلمانوں سے حسد کی وجہ سے کرتا ہے ۔

اور اس کے باوجود مسلمان اس پر ایمان رکھتے ہیں کہ دین اسلام عزت و کرامت کا دین ہے اور دنیا و آخرت میں یہی

دین رفعت و بلندی ہے جو بھی اس پر عمل پیرا ہوگا اللہ تعالیٰ اسے عزت و بلندی عطا کرے گا اور جو اس سے پیچھے ہٹے گا تو وہ صرف اپنے آپ کو ہی نقصان پہنچائے گا ۔

ہمیں اسلام نے تعلیمات دیتے ہوئے یہ تعلیم بھی دی ہے ہم مسلمان ہی قوی اور عزت والے ہوں گے ، اور اسی کے بارہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

( قوت والا مومن اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک ضعیف اور کمزور مومن کے مقابلہ میں زیادہ محبوب اور بہتر ہے اور خیر و بھلائی تو دونوں میں ہے ) صحیح مسلم حدیث نمبر ( 4816 ) ۔

ہمیں اسلام یہ حکم دیتا ہے کہ : ہم میں سے بڑے چھوٹوں پر رحم کریں اور ان کے ساتھ رحمدلی سے پیش آئیں ۔ اس کا حکم دیتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

( جو چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کی عزت نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ) سنن ترمذی حدیث نمبر ( 1842 ) اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح ترمذی ( 1565 ) میں اسے صحیح کہا ہے ۔

اور ہمیں اسلام یہ بھی حکم دیتا ہے کہ ہم آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ بھی رحمدلی سے پیش آئیں اور اس کے مقابلہ میں ہم کفار پر سخت ہوں اور ان کے ساتھ شدت سے پیش آئیں ۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کافرمان ہے :

محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کفار پر تو بہت ہی سخت ہیں اور آپس میں بہت ہی نرمی کرنے والے رحمدل ہیں الفتح ( 29 )

اور ہمارا دین ہمیں یہ اجازت دیتا ہے کہ ہم یہودیوں اور عیسائیوں کی عورتوں سے شادی کر لیں لیکن یہ جائز نہیں کہ ہم یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنی بیٹیاں دیں ۔

اس لیے کہ یہودی اور عیسائی ہم سے کم مرتبہ رکھتے ہیں اور ہماری عورتیں ان سے اعلیٰ درجہ رکھتی ہیں ، اور اس لیے نیچے والا اوپر والے سے بلند نہیں ہو سکتا ، اور اسلام علو بلندی والا ہے اس کے اوپر کوئی نہیں جاسکتا ، اور ہم ان کے انبیاء پر ایمان رکھتے ہیں لیکن وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں رکھتے ۔

ہمیں ہمارا دین یہ حکم دیتا ہے کہ ہم انہیں جزیرہ عربیہ نے نکال باہر کریں اور ان میں سے کسی ایک کو بھی نہ رہنے دیں اس لیے کہ جزیرہ عربیہ رسالت کی سرزمین ہے اس لیے یہ جائز نہیں کہ ہم اسے کفار کی نجاستوں سے گندہ کریں ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

( جزیرہ عربیہ سے مشرکوں کو نکال دو ) صحیح بخاری حدیث نمبر ( 2932 ) صحیح مسلم حدیث نمبر ( 3089 ) -

اور ہمارا دین ہمیں یہود و نصاریٰ کے برتنوں میں کھانے سے منع کرتا ہے لیکن اگر ان کے علاوہ کوئی اور برتن نہ ملیں تو ہم اسے اچھی طرح دھونے کے بعد استعمال کرسکتے ہیں -

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب اہل کتاب کے برتنوں کے بارہ میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا :

( اگر تم ان کے برتنوں کے علاوہ کوئی اور برتن حاصل کر لو تو ان کے برتنوں میں نہ کھاؤ اور اگر ان کے علاوہ کوئی اور برتن نہ مل سکیں تو انہیں دھو کر ان میں کھا لیا کرو ) صحیح بخاری حدیث نمبر ( 5056 ) صحیح مسلم حدیث نمبر ( 3567 ) اور مندرجہ بالا الفاظ مسلم کے ہیں -

ہمیں ہمارا دین حنیف اس سے منع کرتا ہے کہ ہم لباس میں کفار سے مشابہت اختیار کریں اور یا پھر کھانے پینے اور عادات میں ان کی تقلید اور نقل کریں ، اس لیے کہ ہمارا مرتبہ کفار سے اونچا ہے اور کفار ہم سے نیچے ہیں ، اور اصول یہ ہے کہ بلندی والا نچلے درجے والے کی مشابہت اختیار نہیں کرتا -

بلکہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس بات کی وعید سنائی ہے کہ جو بھی کفار سے مشابہت اختیار کرے گا وہ ان کے ساتھ جہنم میں جائے گا اور یہ جگہ بہت ہی بری ہے -

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

( جو بھی کسی قوم سے مشابہت اختیار کرتا ہے وہ انہی میں سے ہے ) سنن ابوداؤد حدیث نمبر ( 3512 ) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ اس حدیث کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے دیکھیں صحیح ابوداؤد حدیث نمبر ( 3401 ) -

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا ہے کہ قدرت و استطاعت رکھتے ہوئے کفار سے جنگ و لڑائی کریں اور ان کے ممالک پر چڑھائی اور حملے کریں اور ان پر حملہ کرنے سے قبل تین اختیارات دیں یا تو اسلام قبول کر لیں تو وہ ہماری طرح ہوں گے جو ہمارے حقوق ہیں وہی ان کے ہوں گے -

یا پھر ذلیل و رسوا ہو کر اپنے ہاتھ سے جزیہ ( ٹیکس ) دیں ، اور یا پھر لڑائی کریں جس سے ان کے خون و مال اور اولاد اور سرزمین حلال ہو جائے گی اور وہ مسلمانوں کے لیے مال غنیمت بنے گا -

بلاشبہ دین اسلام آسمانی دین ہے جو بندے اور اس کے رب کے درمیان بلا واسطہ تعلق قائم کرتا ہے تو بندہ جب چاہے

اپنے رب کی عبادت کرے اور جب چاہے اسے پکارے اس لیے کہ وہ اپنے رب سے عبادت کا رابطہ قائم کیئے ہوئے ہے اور اس کی طرف متوجہ ہے اور اس کے سامنے ہی گریہ زاری کرتا ہے جو کسی بھی درویش و راہب و پیر و فقیر کے واسطے کا محتاج نہیں !! -

اور نہ ہی پیروں فقیروں کی کرامتوں کا محتاج ہے بلکہ اللہ واحد قہار کے ساتھ بلاواسطہ متوجہ ہوا جاتا ہے -

اور جو کچھ آج آپ دیکھ رہے ہیں کہ مسلمانوں پر یہود و نصاریٰ کا تسلط ہے اس کا سبب مسلمانوں کا اپنے دین پر عمل کرنے میں سستی اور جہاد فی سبیل اللہ کی تیاری کا ترک کرنا اور دنیا کے مال متاع سے محبت ہے جس نے ان کے دلوں سے اللہ تعالیٰ اور دار آخرت کی محبت ختم کر ڈالی ہے -

اس لیے آپ دیکھتے کہ آج مسلمانوں کا خون بلا قدر و قیمت اور بلا دریغ بہایا جا رہا ہے ان کے گہر بغیر کسی قیمت کے منہدم کیے جا رہے ہیں اور ان کی روہیں تلکلیفیں جھیل رہی ہیں -

اور اللہ تعالیٰ نے تو سچ کہا ہے کہ :

تمہیں جو بھی مصیبتیں آتی ہیں وہ تمہارے ہاتھ کی کمائی ہے اور اللہ تعالیٰ بہت سی معاف بھی کر دیتا ہے -

آج جو ذلت و رسوائی ملی ہے وہ ہم مسلمانوں نے خود ہی کمائی ہے نہ کہ اس کا سبب اسلام ہے لیکن جب ہم اپنے دین کی طرف پلٹ آئیں گے تو ہماری عزت و مرتبہ بھی واپس لوٹ آئے گی -

واللہ اعلم .